

جناب سید جلال الدین عمری صاحب

قرآن مجید کا اہل کتاب سے خطاب

قرآن مجید نے مشرکین عرب اور اہل کتاب سے براہ راست خطاب کیا اور انہیں دین حق کی دعوت دی۔ ”اہل کتاب“ کی اصلاح اس نے یہود و نصاریٰ کے لیے جن کے پاس خدا کی نازل کردہ کتابیں توریت اور انجیل تھیں، استعمال کی ہے۔ گوکہ یہ مقدس کتابیں مسلسل تحريفات کی وجہ سے اپنی شکل میں محفوظ نہیں تھیں تاہم اہل کتاب ہونے کا انہیں امتیاز حاصل تھا۔

مشرکین عرب کا دین ہی دین شرک تھا۔ توحید کا تصور بھی ان کے لیے گراں گزر رہا تھا۔ لیکن اہل کتاب کا دامن بھی شرک سے پاک نہ تھا۔ یہود کے ایک طبقہ نے حضرت عزیرؑ کو خدا کا بیٹا بنا دیا اور نصاریٰ کے نزدیک حضرت مسیحؑ ابن اللہ تھے۔ قرآن کریم نے کہا ان کا محض دعویٰ ہے۔ اس کی وہ کوئی دلیل نہیں دے سکتے۔

’وقالت اليهود عزيز ابن الله وقالت النصارى مسيح ابن الله - ذالك قولهم بافوا هم يصلحون قول الذين كفروا من قبل قتلهم الله اني يوفكون -‘ (التوبہ: ۳۰)

ترجمہ:- یہود نے کہا کہ عزیرؑ اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیحؑ اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ ان کے زبانوں سے نکلی ہوئی (بے سند) بات ہے۔ یہ ان سے پہلے کافروں کے قول سے مشابہت اختیار کر رہے ہیں۔ اللہ انہیں ہلاک کرے۔ یہ کہاں بھٹکے جا رہے ہیں۔

اس پہلو سے ان کے اور مشرکین عرب کے درمیان ایک گونہ مماثلت پائی جاتی تھی۔ قرآن مجید نے صاف الفاظ میں ان کی طرف کفر و شرک بھی منسوب کیا ہے۔ (۱) لیکن اس کے باوجود توحید، وحی و رسالت، کتب سماوی، آخرت اور جزا و سزا جیسے اساسات دین کے اصولی طور پر قائل تھے۔ اس لیے قرآن مجید نے انہیں مشرکین سے الگ شمار کیا اور دونوں کے درمیان بعض احکام میں فرق بھی کیا ہے۔

مشرکین عرب خود بھی یہود و نصاریٰ کو اپنے سے جدا اور صاحب کتاب ملتے تھے اور ان کی عظمت کے قائل تھے۔ قرآن مجید ان کے سامنے اس حیثیت سے آیا کہ وہ خدا کی آخری کتاب ہے۔

(۱) ملاحظہ ہو: البقرہ: ۱۵۰، المائدہ: ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷

اے قبول کر کے وہ راہ ہدایت پاسکتے ہیں۔ اب کتاب کے نہ ہونے کا وہ کوئی عذر نہیں کر سکتے چنانچہ فرمایا توریت خدا کی طرف سے ہدایت اور رحمت بن کر آئی تھی اور اس میں احکام شریعت کی تفصیل موجود تھی۔ اس کے بعد ارشاد ہے:

”وهذا كتب انزلناه مبرک فاتبعوه واتقوا لعلکم ترحمون“ ۵ ان تقولوا آانما انزل الکتاب علی طائفتین من قبلنا وان کنا عن دراستهم لغفلین ۶ لو تقولوا لو انما انزل علینا الکتاب لکننا لهدی منهم“۔ (الانعام: ۱۵۵، ۱۵۶)

ترجمہ: یہ کتاب مبارک ہم نے نازل کی ہے۔ پس تم اس کی اتباع کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ امید ہے تم پر رحم ہوگا۔ تاکہ تم یہ نہ کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے کے دو گروہوں پر نازل ہوئی تھی اور ہم نہیں جانتے تھے کہ وہ کیا پڑھ رہے ہیں۔ یا تم یہ کہو کہ اگر کتاب ہم پر نازل ہوتی تو ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے۔

یہ آیت صراحتاً بتاتی ہے کہ یہود و نصاریٰ کو مشرکین عرب اہل کتاب اور خود کو غیر اہل کتاب سمجھتے تھے۔ اس فرق و اختلاف کے باوجود بعض باتیں ان کے درمیان مشترک بھی تھیں۔ عرب کے مشرکین صدیوں سے آسمانی ہدایت سے محروم تھے۔ دونوں کا حضرت ابراہیمؑ سے نسلی تعلق تھا اور اس پر وہ نازاں بھی تھے لیکن حضرت ابراہیمؑ کی تعلیمات کو مشرکین نے بڑی حد تک فراموش کر دیا اور اہل کتاب انہیں یہودیت اور نصرانیت کا علمبردار ثابت کرنے کی سعی لاحاصل میں لگے ہوئے تھے۔ جب کہ حضرت ابراہیمؑ کا دامن شرک سے پاک تھا اور ان کی دعوت توحید خالص کی دعوت تھی۔ یہودیت و نصرانیت نے حضرت ابراہیمؑ کے بہت بعد جنم لیا اور اس نے جو شکل اختیار کر لی اس کا ان سے کوئی تعلق نہ تھا۔

”ما کان ابراہیم یہودیاً ولا نصرانیاً ولكن کان حنیفاً مسلماً وما کان من المشرکین“ ترجمہ: ابراہیمؑ یہودی تھا اور نہ نصرانی، بلکہ ہر طرف سے یکسو اور خدا کا فرماں بردار تھا اور مشرکوں میں سے نہیں تھا۔ (ال عمران: ۶۷)

اسلام کی دشمنی میں دونوں برابر کے شریک اور ایک دوسرے کے معاون تھے۔ اس دشمنی میں اہل کتاب یہاں تک کہہ بیٹھتے تھے کہ اسلام کے ماننے والوں سے مشرکین عرب زیادہ ہدایت یافتہ اور راست رو ہیں۔ ”هؤلاء هدی من الذین امنوا سبیلاً“ (النساء: ۵۱)

”یہ لوگ ایمان والوں سے زیادہ راہ راست پر ہیں“

یہ پس منظر تھا جس میں قرآن مجید نے مشرکین اور اہل کتاب سے خطاب کیا۔ اس کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ قرآن مجید نے ان کی وساطت سے دنیا کی ان قوموں سے بھی خطاب کیا جو کسی آسمانی ہدایت کے تصور سے خالی ہیں جو شرک، بت پرستی اور اوہام و خرافات میں مبتلا اور بے سمجھے باپ دادا کے رسوم و رواج اور قدیم روایات کی پابند ہیں اور ان قوموں کو بھی اپنا مخاطب بنایا جو کوئی آسمانی کتاب رکھتی ہیں یا اپنے پاس آسمانی کتاب کے ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں۔ اس طرح اس نے بالواسطہ ساری دنیا کے فساد عقیدہ و عمل پر تنقید کی اور ان پر راہ ہدایت واضح کی۔ قرآن مجید تمام انسانوں کے لیے صحیفہ ہدایت ہے اور یہ اس کا ایک لازمی تقاضا ہے۔

اہل کتاب کی تاریخ بعض پہلوؤں سے بڑی شاندار رہی ہے۔ یہ تاریخ نبوت و رسالت، دینی امامت و قیامت اور حکومت و ریاست کی تاریخ ہے۔ وہ اپنے وقت میں دنیا کے امام اور قائد تھے اور خدا کی طرف سے سب سے افضل قرار دیئے گئے تھے۔

”یابنی اسرائیل اذکر وانعمتی الی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین“
ترجمہ :- اے بنو اسرائیل یاد کرو میرے احسان کو جو میں نے تم پر کیا تھا اور یہ کہ میں نے تمہیں تمام عالم پر فضیلت عطا کی۔ (البقرہ: ۴۷)
یہ مضمون سورۃ جاہلیہ میں زیادہ واضح ہے۔

”ولقد اتینا بنی اسرائیل الکتاب والحکم والنبوة ورزقنا ہم من الطیبات و فضلنا ہم علی العالمین“ ترجمہ :- ہم نے بنو اسرائیل کو کتاب، حکومت اور نبوت سے سرفراز کیا اور کھانے کے لیے پاک چیزیں عطا کیں اور انہیں سارے عالم پر فضیلت بخشی۔ (الجمیہ: ۱۶)

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم سے فرماتے ہیں: ”اذکر وانعمة الله علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا واتکم بآیات احدًا من العالمین“

ترجمہ :- یاد کرو اللہ کے احسان کو جو اس نے تم پر کیا۔ جب کہ اس نے تم میں انبیاء پیدا کیے، تم کو فرماں روا بنایا اور تمہیں وہ کچھ دیا جو عالم میں کسی کو نہیں دیا تھا۔

اہل کتاب کی تاریخ کے ان تابناک پہلوؤں کے ساتھ اس کے تاریک پہلو بھی رہے ہیں۔ ان تاریک پہلوؤں پر وہ کبھی پوری طرح قابو نہ پاسکے بالآخر زوال اور پستی کی آخری حد کو پہنچ گئے۔ وہ بار بار خدا کے غضب کا نشانہ بنتے رہے۔ ذلت و خواری کی وہ تمام شکلیں انہیں دکھنی پڑی جو خدا کی کسی مغضوب قوم کو دکھنی پڑتی ہیں۔

”ضربت عليهم الظلة ابن ماتقوا آلاجل من الله وحبل من الناس وضربت عليهم المسكنة - ذلك بانهم كانوا يكفرون بآيات الله و يقتلون الانبياء بغير حق - ذلك بما عصوا وكانوا يعتدون“ (آل عمران: ١١٣)

ترجمہ: جہاں کہیں وہ پائے گئے ان پر ذلت کی مار پڑی۔ سوائے اس کے کہ انہیں اللہ کی مدد اور انسانوں کی مدد ملی ہو۔ وہ اللہ کے غضب کے مستحق ٹھہرے۔ ان پر محباجی و در ماندگی مسلط کر دی گئی یہ اس وجہ سے کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے رہے اور پیغمبروں کو انہوں نے ناحق قتل کیا۔ یہ سب ان کی نافرمانی اور زیادتیوں کی وجہ سے ہوا۔ (۱)

خدا کا غضب جن شکلوں میں ان پر نازل ہوتا رہا اس کا ذکر سورۃ مائدہ میں ان الفاظ میں ہوا ہے۔

”قل هل انبئکم بشر من ذلك مثوبة من عند الله - من لعنه الله وغضب عليه وجعل منهم القردة والخنازير وعبد الطاغوت - اولیک شر مکاناً واصل عن سوء السبیل“۔
ترجمہ: ”کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے برا انجام کیا ہے؟ ان لوگوں کا انجام ہے جن پر اللہ کی لعنت ہوئی اور اسکا غضب نازل ہوا اور جنہیں اللہ نے بندر اور سور بنادیا اور جنہوں نے طاغوت کی بندگی کی، انکا انجام زیادہ برا ہے اور وہ سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔“
(المائدہ: ۶۰) قرآن مجید نے اہل کتاب کے سامنے ان کی فکری اور عملی گم راہیوں کی تاریخ رکھی ان کی سرکشی اور بغاوت کی داستان سنائی، ان کی دنیا پرستی اور آخرت فراموشی کا ذکر کیا۔ خدا اور رسولؐ کو ماننے کے باوجود جس طرح انہوں نے قدم قدم پر معصیت اور نافرمانی کا ارتکاب کیا اس کا احوال سنایا اور بتایا کہ ان پر خدا کی نعمتوں اور احسانات کی مسلسل بارش ہوتی لیکن انہوں نے ہمیشہ ناشکری اور ناپسندی کا رویہ اختیار کیا۔

قرآن مجید نے ان تحریفات کی بھی نشان دہی کی جو توریت اور انجیل میں کی گئیں۔ ان میں خدا کی طرف اس کی عظمت کے منافی صفات منسوب کی گئیں، اس کی شان کے خلاف باہیں کھی گئیں، پیغمبروں کی سیرت و کردار کو دغدار بنایا گیا۔ ان پر گھناؤنے الزامات لگائے گئے۔ انہوں نے اپنی کتابوں میں تحریف ہی نہیں کی بلکہ بڑے بھیانک جرائم کا ارتکاب کیا۔ حتیٰ کہ ان کے ہاتھ بعض پیغمبروں کے قتل تک سے رنگین ہوئے۔ قرآن مجید نے ان کی تحریفات و طعینات کا پردہ ہی چاک نہیں کیا بلکہ یہ بھی بتایا کہ ان کتابوں کی اصل تعلیم کیا تھی، خدا کے پیغمبروں نے انہیں کیا

(۱)۔ الفاظ کے تھوڑے سے فرق کے ساتھ یہ آیت سورۃ بقرہ میں بھی آئی ہے۔ البقرہ: ۲۱

ہدایت دی تھیں اور ان سے کن باتوں کا عہد و پیمان لیا تھا۔ قرآن مجید نے اس سوال کا بھی جواب دیا کہ اہل کتاب میں بگاڑ کا آغاز کیسے ہوا اور اس کے کیا مادی اور نفسیاتی عوامل تھے؟ اس نے تفصیل سے ثابت کیا کہ ان میں وہ تمام اسباب جمع ہو گئے تھے جو کسی قوم کو ابدی زوال اور پستی کی طرف لے جاتے ہیں اور جس کے بعد اسے ابھرنا نصیب نہیں ہوتا۔ اس میں شک نہیں ان میں نیک اور صالح افراد بھی تھے جن کا دامن ان گندگیوں سے بڑی حد تک پاک تھا جو ان کے چاروں طرف پھیلی ہوئی تھیں۔ ان کی سلیم الطبعی اور فطری خوبی نے انہیں راہ راست پر قائم رکھا تھا۔ وہ حق و باطل میں فرق کر سکتے تھے۔ اور اسے قبول کرنے کی ان میں جرات و ہمت بھی تھی اور وہ قبول کر بھی رہے تھے۔ ان کی حیثیت خس و خَشاک کے ڈھیر میں جواہر ریزوں کی تھی۔ قرآن مجید نے ان کی تعریف و توصیف کی۔ (۱) اس طرح تنقید اور جائزہ میں توازن باقی رکھا اور عدل و انصاف کی مثال قائم کی۔ اہل کتاب کی یہ ایک مستند تاریخ ہے۔ اس لیے کہ خود انہوں نے کبھی اس کا انکار نہیں کیا اور اسے غلط نہیں قرار دیا۔ یہ ایک نبی امی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا معجزہ ہے۔ قرآن مجید نے اس پوری بحث کو محض تاریخ رہنے نہیں دیا بلکہ اہل کتاب کو اصل دین کی طرف رجوع کی دعوت دی اور کہا کہ اسے قبول کر کے وہ اپنی ہی کتابوں پر عمل کریں گے۔ اس سے ان کا انحراف اپنی ہی کتابوں سے انحراف ہوگا۔

”یا لھل الکتاب لستم علی شیء حتی تقیموا التوراة والانجیل وما انزل الیکم من ربکم ولینذرن کثیراً منهم ما انزل الیک من ربک طغیاناً وکھراً فلا تأس علی القوم الکفیرین“^۱
ترجمہ:- ”اے اہل کتاب تمہاری کوئی بنیاد نہیں ہے جب تک کہ تم توریت اور انجیل کو اور اس کتاب کو جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے قائم نہ کرو (اے پیغمبر!) جو کتاب تم پر تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے وہ ان میں سے بہت سوں کی سرکشی اور کفر کو منور بڑھا دے گی۔ جو لوگ کفر کرنے والے ہیں تم ان پر افسوس نہ کرو۔“ (المائدہ: ۶۸)

مزید فرمایا دین حق کو قبول کرنا ان کے لیے کفارہ سنیاں ثابت ہوگا، ان کی اب تک کی غلطیاں معاف ہو جائیں گی اور ان کے لیے جنت کے دروازے کھل جائیں گے۔ دنیا کی نعمتوں اور آسائش و راحت کے بھی وہ مستحق قرار پائیں گے۔

”ولوانھم اقاموا التوراة والانجیل وما انزل الیکم من ربھم لا کلو امن فوقھم ومن تحتہم ارجلھم منهم امۃ مقتصدۃ وکثیر منهم ساء ما یعلمون“^۲ (المائدہ: ۶۹)

(۱) ملاحظہ ہو آل عمران: ۷۵، ۱۳۳، ۱۱۹، المائدہ: ۸۲، ۸۵

ترجمہ :- ”اگر وہ توریت اور انجیل کو اور جو ان کی طرف ان کی رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اسے قائم کرتے تو ان کے اوپر اور نیچے سے انھیں رزق عطا ہوتا اور وہ اسے کھاتے۔ ان میں سے ایک گروہ سیدھی راہ پر ہے لیکن برا ہے ان میں سے بیشتر جو کچھ کر رہے ہیں۔“

ایک جگہ فرمایا کہ اگر وہ خدا کی آخری ہدایت کو قبول کر لیں تو اپنے نبی پر ایمان لانے کے اجر کے ساتھ آخری نبی پر ایمان پر ایمان لانے کے ثواب سے بھی نوازے جائیں گے اور انہیں نور ہدایت نصیب ہوگا جس سے ظلمتیں کا فور ہو جاتی ہیں اور آدمی دین حق کی روشنی میں پورے شرح صدر کے ساتھ کامیابی اور کامرانی کی طرف بڑھنے لگتا ہے حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لانے والوں سے خطاب ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَةٍ وَيَجْعَلَ لَكُمْ

نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ“ (الحديد: ۲۸)

ترجمہ :- ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ۔ وہ تمہیں اپنی رحمت کے دو حصے دے گا اور تمہیں نور عطا کرے گا جس کو لے کر تم چلو گے اور تمہاری مغفرت کرے گا اور اللہ غفور و رحیم ہے“

دنیا کے عروج و زوال اور آخرت کی کامیابی و ناکامی کے بارے میں وہ بڑی بھیاں تک غلط فہمیوں کا شکار تھے۔ وہ کامیابی کو اپنا حق سمجھتے تھے حالانکہ اس کے لیے خدا کے ہاں کچھ متعین ضابطے ہیں۔ یہ ضابطے ناقابل تغیر ہیں۔ یہ کسی فرد یا قوم کی خواہشات کے تابع نہیں ہیں ورنہ عروج کے بعد دنیا زوال نہ دیکھتی اور ہر شخص خدا کے انعام و اکرام کا سب سے زیادہ خود کو مستحق سمجھتا۔ اہل کتاب کو غرور تھا کہ وہ پیغمبروں کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے خدا کے پیارے اور اس کے محبوب ہیں۔ یہ ان کی خام خیالی تھی۔ اسی نے انھیں معصیت پر جبری بنا رکھا تھا۔ ان کا خیال صحیح ہوتا تو ان کی معصیت کی وجہ سے ان پر بار بار عذاب الہی کے تازیانے نہ برستے اور وہ ہمیشہ کے لیے اس کی پکڑ سے محفوظ ہوتے۔ ”وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاءُ ۖ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِمَّنْ خَلَقَ يَغْفِرْ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ مُلْكُ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ“ (المائدہ: ۱۸)

ترجمہ :- ”یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے حبیبتے ہیں۔ ان سے کہو تو پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں پر سزا کیوں دیتا ہے، بلکہ تم اسی طرح بشر ہو جس طرح اس نے دوسرے انسان پیدا کیے۔ وہ جسے چاہتا ہے معاف کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب اللہ ہی کی ملک میں اور اسی کی طرف پلٹ کر جاتا ہے۔“

انہیں جب اپنی بعض بھیانک غلطیوں کا احساس ہوتا تو کہتے کہ اس کی سزا چند دن کی ہوگی۔ اس کے بعد ہمارے لیے جنت ہی جنت ہے۔ اس بے دلیل اور بے سند بات کی قرآن نے تردید کی اور خدا کے قانون مکافات کو واضح کیا۔

”وقالو ان تمسنا النار الا اياماً معدودة۔ قل اتخذتم عند الله عهداً فلن يخلف الله عهدہ ام تقولون على الله مالا تعلمون ۝ بلى من كسب سيئۃ واحاطت به خطيئته فاوليك اصحاب النار هم فيها خالدون ۝ والذين امنوا وعملوا الصلحت لاوليك اصحاب الجنة هم فيها خالدون“ (البقرہ: ۸۰، ۸۲)

ترجمہ :- ”وہ کہتے ہیں کہ ہم کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔ سوائے اس کے کہ چند روز کی سزا مل جائے۔ ان سے پوچھو کہ کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد و پیمان لے رکھا ہے جس کی خلاف ورزی وہ نہیں کر سکتا یا اللہ کی طرف ایسی بات منسوب کرتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں ہے۔ ہاں جس نے بھی برائی کا ارتکاب کیا اور برائی نے اسے اپنے گھیرے میں لے لیا تو ایسے سب لوگ جہنم میں جائیں گے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے یہ سب جنت لے ہیں۔ اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔“

ایک جگہ کہا گیا کہ انسان جھوٹی تمناؤں اور آرزوں سے جنت کا مستحق نہیں ہوتا۔ اس کے لیے ایمان و عمل صالح شرط لازم ہے۔ جس کی کتاب حیات اس سے خالی ہوگی اور بدکاری کی زندگی اس نے گزاری ہوگی وہ اپنے نتائج بد سے بچ نہیں سکتا۔ اسے ان کا سامنا لازماً کرنا ہوگا۔

”ليس با مانیکم ولا امانى لهل الكتب۔ من يعمل سوءً يجزيه ولا يجده ، من دون الله ولياً ولا نصيراً ۝ ومن يعمل من الصلحت ذکر لوانتى وهو مومن فاوليك يدخلون الجنة ولا يظلمون نقيراً ۝“ (النساء: ۱۲۳، ۱۲۴)

ترجمہ :- ”کامیابی کا دار و مدار نہ تمہاری آرزوں پر موقوف ہے اور نہ اہل کتاب کی آرزوں پر، جو بھی برا عمل کرے گا اس کی اسے جزا ملے گی۔ وہ اللہ کے سوا اپنا کوئی دوست اور مددگار نہ پائے گا اور جو بھی مرد یا عورت عمل صالح انجام دے گا اور وہ مومن ہوگا تو یہ سب جنت میں جائیں گے اور ذرہ برابر ان کی حق تلفی نہ ہوگی۔“

ایک اور جگہ واضح کیا گیا کہ خدا کا کسی گروہ سے کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔ وہ اپنے قانون عدل کے تحت ہر ایک کے ساتھ معاملہ کرے گا۔

”ان الذین امنوا والذین هادوا والصبیئین من امن بالله والیوم الآخر وعمل صالحاً فلهم اجرهم عند ربهم ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون“ (البقرہ: ۶۲)
ترجمہ: ”بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جو یہودی، نصرانی یا صابی ہوئے تو ان میں سے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھے اور عمل صالح اختیار کرے تو ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے انہیں نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے“ (۱)

اس طرح ایمان کی کمزوری، مادی اغراض کے طلب، آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی ترجیح، خدا کی راہ میں جان و مال کی قربانی سے گریز، موت کے خوف، نفس اور خواہش کی پیروی، قوی اور نسلی غرور، آپس کی پھوٹ اور گروہ بندی نے یہود کو مستحق لعنت بنادیا اور وہ ہمیشہ کے لیے خدا کی رحمت سے دور کر دئے گئے۔ ان کے مقابلہ میں نصاریٰ کو رہبانیت، دنیا سے بے زاری اور غلظی الدین جیسی بیماریاں لگ گئیں۔ یہود کی حیثیت ایک مادہ پرست قوم کی اور نصاریٰ کی ایک راہبانہ گروہ کی ہوگی۔ ان کا دینی اور اخلاقی اعتبار ختم ہو گیا۔ ان کا وجود گواہی دے رہا تھا کہ دنیا کے اسٹیج پر انھیں جو کردار ادا کرنا تھا وہ کردار اب وہ ادا نہیں کر سکتے۔ وہ اس قابل نہیں رہ گئے ہیں کہ دنیا کی امامت و قیادت کا منصب سنبھال سکیں۔ اس کے بعد خدا کے فیصلے کے تحت آخری رسوم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی، آپ کی قیادت میں امت مسلمہ صفحہ عالم پر ابھری، اس کا تزکیہ ہوا، اس کے عقیدہ و عمل کی اصلاح ہوئی، خدا سے اس کا تعلق مضبوط ہوا، اس کے کردار اور سیرت کو رفعت اور بلندی عطا ہوئی۔ اسے ان خرابیوں سے پاک کیا گیا جن میں دنیا کی دوسری قومیں مبتلا تھیں۔ اس کی راہ میں سخت ترین آزمائشیں آئیں لیکن اس نے دین کا دامن نہیں چھوڑا۔ حکومت و اقتدار سے اس کے اندر معصیت اور بغاوت کے جذبات نہیں ابھرے بلکہ اسے اس نے خدا کی مرضی کے تابع رکھا۔ اسے امم عالم میں ”خیر امت“ کے مقام پر فائز کیا گیا اور کہا گیا کہ تمہیں دنیا کی اصلاح کے لیے برپا کیا گیا ہے۔ تم معروف کا حکم دیتے اور منکر سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ (آل عمران: ۱۱۰) اسے ”امت وسط“ کا لقب دیا گیا، جو ہر طرح کی بے اعدائیوں سے پاک اور ایک متوازن شاہ راہ حیات پر گامزن رہے۔ نہ اسے کسی سے عداوت اور نفرت ہے اور نہ وہ کسی کی بے جا طرف داری کرتی ہے۔ اس کی ذمہ داری دنیا کے سامنے حق کی شہادت دینا ہے۔ (البقرہ: ۱۴۳) اس کے بارے میں اعلان ہوا کہ اسکے ہاتھ میں اقتدار آئے گا تو

(۱) یہ مضمون سورۃ مائدہ آیت نمبر ۶۹ میں بھی بیان ہوا ہے۔ نیز ملاحظہ ہو سورۃ حج آیت نمبر ۱۷

وہ خدا اور بندوں کے حقوق فراموش نہیں کرے گی بلکہ نماز قائم کرے گی۔ زکوٰۃ دے گی، معروف کا حکم دے گی اور منکر سے باز رکھے گی۔ (الحج: ۴۱)۔ امت مسلمہ کو اس منصب پر فائز کرنے کے ساتھ اسے بار بار ہدایت کی گئی کہ وہ اہل کتاب کی تاریخ سے سبق حاصل کریں۔ ان کی روش نہ اختیار کریں، وہ خدا کو بھولے تو خود کو بھی فراموش کر بیٹھے۔

”ولا تكونوا كالذين نسوا الله فانسلهم انفسهم لوليك هم الفاسقون“ (المشر: ۱۹)

ترجمہ: ”ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے انھیں ان کا نفس بھلا دیا۔ یہی لوگ فاسق ہیں“۔ جب کوئی قوم خدا کو بھول جاتی ہے اور اس کی ہدایات کو نظر انداز کرنے لگتی ہے تو اپنے مرتبہ و مقام سے غافل ہو جاتی ہے۔ اس کے اندر اپنی حیثیت اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس باقی نہیں رہتا۔ خدا فراموشی خود فراموشی تک پہنچا دیتی ہے جو قوم خود فراموشی میں مبتلا ہو جاتی ہے وہ انجام بد کی طرف بڑھنے لگتی ہے اور بالآخر تباہی اس کا مقدر ہو جاتی ہے۔ کسی ملت کے پاس خدا کی کتاب کا ہونا یا اس کا خدا کے رسول پر ایمان رکھنا اس بات کی ضمانت نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ کے لیے بگاڑ سے محفوظ ہو گئی۔ جن قوموں کے پاس خدا کی کتاب تھی جب ان میں اس سے ہدایت حاصل کرنے کا جذبہ سرد پڑ گیا اور اسے انہوں نے پس پشت ڈال دیا تو وقت گزرنے کے ساتھ ان پر قساوت قلب چھا گئی۔ دل پتھر کی طرح سخت ہو گئے اور خدا اور رسول کی تعلیمات ان کے لیے بے اثر ہو کر رہ گئیں۔ اس سے چوک رہنے کی ضرورت ہے۔ ”ولا یكونوا كالذين

لوتوا الكتاب من قبل فطال عليهم الامد فقصت قلوبهم وكثير منهم فاسقون“

ترجمہ: ”ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنھیں اس سے پہلے کتاب دی گئی، پھر جب ایک لمبی مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے۔ انہیں سے بہت سے فسق و نافرمانی میں گرفتار ہیں“ (الحمدید: ۱۶)

خدا کی کتاب امت کو جوڑنے اور متحد کرنے کے لیے آتی ہے۔ حدیث کے الفاظ میں یہ ”حبل اللہ المتین“ ہے۔ جب تک امت اللہ کی اس رسی کو خلوص کے ساتھ پکڑے رہتی ہے دنیا اور آخرت کی کامیابی اس کی خطر رہتی ہیں۔ وحدت کی یہ اساس جب ہاتھ سے چھوٹ جاتی ہے تو امت کی وحدت پارہ پارہ ہو جاتی ہے اور چاروں طرف سے تباہی اور بربادی اس کی دروازوں پر دستک دینے لگتی ہے۔ یہی صورتحال اہل کتاب کے ساتھ پیش آئی۔ کتاب اللہ کی بنیاد پر ان میں اتحاد و اتفاق پیدا ہو سکتا تھا لیکن بغاوت اور سرکشی کے جذبات نے انھیں اس بنیاد پر متحد ہونے نہ دیا۔ وہ گروہوں میں بٹ گئے اور ہر گروہ دوسرے سے دست و گریباں رہنے لگا۔ امت مسلمہ کو اس

سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ اسکی فلاح کا راستہ یہ ہے کہ وہ اپنے تمام ذاتی و گروہی رجحانات کو خدا کے احکام کا تابع بنا دے اور خدا کی کتاب کو سرچشمہ ہدایت مان کر اس کی روشنی میں اپنا سفر حیات طے کرے۔ ”ولا تكونوا كالذين تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءهم البينات ولوليك لهم عذاب عظيم“ (آل عمران: ۱۰۵) ”ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو فرقوں میں بٹ گئے اور دلائل کے آنے کے بعد اختلافات میں پڑ گئے۔ ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔“

سورۃ یونس میں یہ مضمون ان الفاظ میں بیان ہوا ہے:

”ولقد بواثنا بنی اسرائیل مبوا صدق وزقنهم من الطیبت۔ فما اختلفوا حتی جاءهم العلم۔ ان ربک یقضی بینهم یوم القیعة فیما کانوا فیہ یختلفون“ (یونس: ۹۳)

ترجمہ: ”ہم نے بنو اسرائیل کو بہت اچھا ٹھکانہ دیا اور کھانے کے لیے پاکیزہ غذا میں عطا کیں، لیکن وہ اختلافات میں نہیں پڑے مگر اس وقت جب کہ ان کے پاس علم آیا۔ بے شک تمہارا رب قیمت کے روز ان کے درمیان اختلاف کا فیصلہ کر دیگا۔“ (۱)

قرآن مجید نے ہر نازک موقع پر کہیں اشاروں میں کہیں صراحت کے ساتھ کہیں اختصار سے اور کہیں تفصیل سے ہدایت کی کہ ان کا دامن ان کمزوریوں اور آلائشوں سے پاک ہونا چاہیے جو اہل کتاب میں پیدا ہو گئی ہیں اور انھیں ان خوبیوں سے محض ہونا چاہیے جو ان کے منصب کے شایان شان ہیں۔ اسی سے وہ خدا کی ابدی رحمت کے مستحق اور دین و دنیا کی کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔

قرآن مجید نے شرک پر زبردست تنقید کی، اسکی کمزوریاں واضح کیں اور اس کے مقابلے میں توحید خالص کا تصور پیش کیا۔ اس موضوع پر قرآن مجید نے اتنی مدلل اور پر زور بحث کی کہ اس کے بعد ہمیشہ کے لیے شرک کا اعتبار ختم ہو گیا اور وہ توجہات و تاویلات کا سہارا لینے پر مجبور ہو گیا۔ اب وہ عقل کے میدان میں کبھی اپنا وجود ثابت نہیں کر سکتا۔ شرک کی تردید اور توحید کے اثبات پر قرآن کی روشنی میں ہماری زبان میں بڑا مستند اور بڑا وقیع کام ہوا ہے اس سے فائدہ اٹھایا جانا چاہیے اور بحمد اللہ فائدہ اٹھایا بھی جا رہا ہے۔

قرآن مجید نے اہل کتاب سے بھی سنجیدہ بحث کی اور عقلی اور نقلی دلائل اور تاریخی حقائق کے ذریعہ ان پر حجت تمام کر دی۔ ان کی تاریخ میں عبرت و نصیحت کے جوہر ملو ہیں وہ بھی واضح کر دئے۔ یہ موضوع اردو کے لیے گوبالکل نیا نہیں ہے لیکن اس پر نسبتاً کم کام ہوا ہے جو ہوا ہے

(۱) یہ مضمون سورۃ شوریٰ آیت نمبر ۱۳ اور سورۃ جاثیہ آیت نمبر ۱۷ میں بھی بیان ہوا ہے۔

اس سے فائدہ اٹھایا جانا چاہیے اور بحمد اللہ فائدہ اٹھایا بھی جا رہا ہے۔ قرآن مجید نے اہل کتاب سے بھی سنجیدہ بحث کی اور عقلی اور نقلی دلائل اور تاریخی حقائق کے ذریعہ ان پر حجت تمام کر دی۔ ان کی تاریخ میں عبرت و نصیحت کے جو پہلو ہیں وہ بھی واضح کر دئے۔ یہ موضوع اردو کے لیے گوبالکل نیا نہیں ہے لیکن اس پر نسبتاً کم کام ہوا ہے، جو ہوا ہے اس کی قدر و قیمت کے اعتراف کے باوجود یہ احساس ہوتا ہے کہ اس وسیع موضوع کے بہت سے گوشے بحث و تحقیق اور غور و فکر کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اسی احساس کے تحت میں نے ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی کے رفیق برادر عزیز ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی سے درخواست کی کہ وہ اس موضوع کو اپنائیں اور قرآن مجید کی روشنی میں اس کا مطالعہ کریں۔ اس کی شرح و تفسیر کی حد تک حدیث، تاریخ، کتب تفسیر اور صحف سماوی سے مدد لیں۔ ڈاکٹر رضی الاسلام سنجیدہ اور وسیع مطالعہ عالم دین ہیں۔ ان کی محنت اور کد و کاوش کا حاصل اس وقت ہمارے سامنے موجود ہے قرآن مجید نے اہل کتاب کی جو تصویر کشی کی ہے انہوں نے نہ صرف اسے ترتیب اور سلیقہ کے ساتھ پیش کیا ہے بلکہ مسلمانوں کے لیے ان کی تاریخ میں عبرت کے جو پہلو ہیں انہیں بھی قرآن و حدیث کی روشنی میں نمایاں کر دیا ہے۔

میں نے کتاب شروع سے آخر تک دیکھی ہے۔ اس کی تحریر و تسوید کے دوران میں بھی وہ برابر مشورہ کرتے رہے ہیں۔ خدا کا شکر ہے اس موضوع پر ایک مفید اور معتبر تحریر تیار ہو گئی ہے۔ کوئی علمی کوشش حرف آخر نہیں ہوتی البتہ اس کے بارے میں اتنی بات شاید غلط نہ ہوگی کہ مزید تحقیق کے لیے یہ ایک اچھی بنیاد بن سکتی ہے۔ آج کل مطالعہ مذاہب سے دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ کتاب میں اس ذوق کی تسکین کا اہل کتاب کی حد تک کافی سامان موجود ہے۔ دعوت و تبلیغ کا کام کرنے والوں کے لیے بھی اس کی افادیت کم نہیں ہے۔ اس سے وہ اہل کتاب کے بارے میں اسلام کے موقف کو بہتر طریقہ سے سمجھ سکتے ہیں، اور اس کی روشنی میں دیگر مذاہب کے مطالعہ کا ذوق ابھر سکتا ہے اور ان کے ماننے والوں سے بحث و گفتگو میں بھی اس سے راہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مصنف کی اس کوشش کو قبولیت سے نوازے اور انھیں دین کی خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے۔